پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی کہ موصوف نے ایک انتہائی اہم، ضروری اور بے حد مفید سلسلہ کا آغاز فرمایا ہے۔ کتنی ہی لاتعداد مقتدر شخصیات اور علم و عمل کے پیکر دنیا فانی سے رحلت کر جانے کے باعث قصۂ پارینہ بن گئیں۔

ے زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے — مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

مولانا ممدوح نے مرحوم کے احوال و کوائف اور سوانحی خدوخال کو نہایت شگفتہ اور دلچسپ انداز میں قلمبند کیا ہے اگر یہ سلسلہ مستقل طور پر جاری رہے تو یقیناً علمی حلقوں میں بے حد قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتے گا اور یہ امت پر احسان عظیم ہوگا۔ امید واثق ہے کہ بلا انقطاع یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔

علاوہ ازیں لفظ "جبین" کی لغوی اور تفسیری تحقیق کے سلسلہ میں جو مضامین شائع ہو چکے ہیں قابل قدر اور لائق تحسین ہیں۔ احقر کی ناقص رائے میں حضرت مولانا ذاکر حسن نعمانی مدفیوضہم کا معرکۃ الآرا مضمون جو فروری مارچ کے الحق کی زینت بنا اس کے بعد کسی مضمون کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ تاہم یہ سلسلہ تحقیق علمی اعتبار سے گراں قدر نوادرات کا مجموعہ ہے۔ آپ کی اور مضمون نگار حضرات کی یہ کوشش لائق مبارکباد ہے، اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازے۔

(مولانا محمد عبدالمعبود، راولپنڈی)

○ تازہ الحق باصرہ نواز ہوا۔ اداریہ وقیع اور افغانستان کے حالات پر جامع مساعی پر شستہ انداز سے حاوی ہے۔ میرے ممدوح خاص داعی کبیر ابوالحسن علی ندوی کا مضمون تو جس الحق میں ہوتا ہے اس کو سینہ سے لگاتا ہوں جبین کے مسئلہ پر مدار اللہ صاحب کا مضمون بھی میرے خیال میں حرف آخر ہونا چاہیئے یعنی اس میں تطبیق کی بہترین توجیہات ہیں دعاؤں کا شدید محتاج ہوں اور دعاگو ہوں۔

(حافظ عبدالحلیم حقانی)

لینن کے ساتھ مولانا سندھیؒ کی ملاقات کی وضاحت

حضرت العلامہ مولانا نور محمد صاحب کی علمی وجاہت کا اندازہ ان کی تحقیقی کتاب "جہاد افغانستان" سے کیا جا سکتا ہے۔ ان کی کتاب میں نے اپنی لائبریری میں نمایاں جگہ پر رکھی ہے تاکہ اس پر نظر پڑتی رہے اور جہاد کا جذبہ تازہ تر ہوتا جائے۔ آج سوقرا ماہنامہ الحق میں مضامین کی فہرست دیکھ لی تو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ مصنف جہاد افغانستان کا مضمون بعنوان "تحریک شاہ ولی اللہ کا ہدف فک کل نظام" بھی شامل اشاعت ہے، مضمون پڑھ کر بہت کچھ سیکھا۔ البتہ ایک بات ایسی ہے جس کی تصحیح کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔ مولانا موصوف نے مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے بارے میں وہی بات لکھی ہے جو عام طور پر اخبارات میں شائع ہوتی رہتی ہے اور زبان زد خاص و عام ہے، وہ یہ کہ انہوں نے ماسکو میں لینن سے ملاقات کی تھی حالانکہ یہ درست نہیں ہے، مولانا سندھیؒ خود رقم طراز ہیں۔

"یہ غلط ہے کہ میں لینن سے ملا، کامریڈ لینن اس وقت ایسا بیمار تھا کہ اپنے قریبی دوستوں کو نہ پہچان سکتا تھا۔"[1]

(حمید اللہ قریشی)

---

[1] "کابل میں سات سال" سندھ ساگر اکادمی لاہور ۱۳۵۲ھ ص۱۵۵